بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۵ محرم ۱۳۹۱ھ، ۱۳ امان ۱۳۵۰ ہش، ۱۳ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۱ امان ۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل صحت یابی کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنا ہی تمام روشنیوں اور تجلیات کی کلید ہے

گناہوں سے بچنے اور نیکیاں بجالانے کیلئے جلال کی آگ اور جمال کی آگ میں سے گزرنا ضروری ہے

"پس اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ وہ ہے کسی غلطی کے بدوں شناخت کرنا اور اسی دنیا میں پیچے اور صحیح طور پر اس کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنا ہی تمام روشنیوں اور تجلیات کی کلید ہے۔ اسی سے وہ آگ پیدا ہوتی ہے جو پہلے انسان کی گنہگار حالت پر موت وارد کرتی ہے اور اس کو جلا دیتی ہے اور پھر اس کو نور عطا کرتی ہے۔ جس سے وہ گناہ کو شناخت کرتا اور اس کی زہر پر اطلاع پا کر اس سے ڈرتا اور دور بھاگتا ہے۔ پس یہی دو قسم کی آگ ہے جو ایک طرف گناہ کو جلاتی اور دوسری طرف نیکیوں کی قدرت عطا کرتی ہے اور اس کا نام جلال اور جمال کی آگ ہے کیونکہ گناہ سے تو جلالی رنگ اور ہیبت ہی سے بچ سکتا ہے جب یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کی سزا میں شدید العذاب ہے اور مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن ہے تو انسان پر ایک ہیبت طاری ہو جاتی ہے جو اس کو گناہ سے بچا لے گی۔ اور جمال نیکیوں کی طرف جذب کرتا ہے جبکہ یہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے۔ رحمٰن ہے۔ رحیم ہے تو بے اختیار ہو کر دل اس کی طرف کھینچا جائے گا۔ اور ایک سرور اور لذّت کے ساتھ نیکیوں کا صدور ہونے لگے گا۔ جیسے چاندی یا سونے کے صاف کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اسے کٹھالی میں ڈال کر خوب آگ روشن کی جاوے۔ اس سے اس کا وہ سارا میل کچیل جو ملا ہوا ہوتا ہے فی الفور الگ ہو جاتا ہے اور پھر اس کو عمدہ اور خوبصورت زیور کی شکل میں لانے کے واسطے جو کسی حسین کے لئے بنایا جائے اس بات کی ضرورت ہے کہ پھر آگ دے کر اسے مفید مطلب بنایا جائے۔

جب تک وہ ان دونوں آگوں کے بیچ میں رکھا نہ جاوے وہ خوبصورت اور درخشاں زیور کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح انسان جب تک جلالی اور جمالی آگ میں ڈالا نہ جائے وہ گناہ سوز فطرت لے کر نیک بننے کے قابل نہیں ہوتا۔ اس لئے پہلے گناہ جلایا جاتا ہے اور پھر جمالی آگ سے نیکی کی قوت عطا ہوتی ہے اور پھر فطرت میں ایک روشنی اور چمک آتی ہے جو نیکی اور بدی میں تمیز بنا کر نیکی کی طرف جذب کرتی ہے۔ اس وقت ایک نئی پیدائش ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸)

اخبار احمدیہ

امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عزیز مکرم راشد محمد صاحب کو جو حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب مرحوم کے پوتے ہیں ۱۸ فروری کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے مولود کا نام عرفان احمد تجویز ہوا ہے۔ مولود محترم پروفیسر ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کا نواسہ ہے احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ابو العطاء)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سید حمید احمد شاہ صاحب اور عزیزہ قانتہ صاحبہ ایم۔ اے لیکچرار انگریزی شیخوپورہ کو بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۷۱ء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت لقمان احمد عامر نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید عبد اللہ شاہ صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم جنید ہاشمی صاحب ابن حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے خادم دین بنائے آمین۔

ضروری اعلان

سیکرٹریان اصلاح و ارشاد جماعتہائے احمدیہ پاکستان اپنی جماعتوں کی اصلاح و ارشاد کی گذشتہ ماہ فروری کی مساعی کی رپورٹیں ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ء تک دفتر اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمادیں صدر اور امراء صاحبان اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت کی رپورٹ مرکز میں ارسال کر دی گئی ہے۔ جزاکم اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

یہ ایک جامع اور کامل دُعا ہے جو ہمیں سچی توحید سکھاتی ہے

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اور التزام کیساتھ اس دُعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۴؍اخاء ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مُبارک ربوہ

مرتّبہ:۔ مکرم مولوی سُلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل الہامی دعا پڑھی۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

اس کے بعد فرمایا:۔

اے میرے رب ہر چیز تیری خدمت گزار ہے

وہ تیرے قانونِ تسخیر کے ماتحت اس کام میں لگی ہوئی ہے جس پر تُو نے اسے لگایا ہے اور ہماری عین الیقین نے دیکھا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز تُو نے ہماری خدمت پر مسخّر کی ہوئی ہے اور تُو نے اپنی ساری نعمتیں (ظاہری و باطنی) ہم پر پانی کی طرح بہادی ہیں۔ ہمارے نفس اور ہماری روح تیرے احسانوں اور فضلوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ شکرِ نعمت تو ممکن نہیں مگر اے ہمارے رب، ہمارے محبوب ہم بھی تیرے عاشق خادم ہیں۔ اپنے خادموں کی التجا کو سُن

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

اے ہمارے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچالے۔ ہمارے اعمال، بدیوں، کمزوریوں، بداخلاقیوں، فسق و فجور سے ضائع نہ ہوجائیں۔ طاغوتی طاقتیں ہم پر کامیاب وار نہ کرسکیں۔ تیرے پیار کی راہوں سے ہم کبھی بھٹک نہ جائیں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہم میں سے ہر ایک تیری ربوبیت تامہ سے کامل حصہ لے۔ ہم اپنی استعدادوں کو کمال تک پہنچائیں اور تیرے قرب کے مقامات کو حاصل کریں۔ ہم اس یقین پر ہمیشہ قائم رہیں کہ ہمارا محبوب رب (عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ) ہر چیز کا محافظ ہے۔ اور

وہی حفاظت کا حقیقی سرچشمہ ہے

جو بھی۔ اے ہمارے رب تیرے دامن سے وابستہ نہیں رہتا ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ اطاعت میں ہی سب حفاظت ہے۔ اے ہمارے رب تو ہی وہ قادر و توانا ہے جو آسمانوں اور زمین اور ان میں لبسنے والی سب اشیاء کی حفاظت سے کبھی تھکتا نہیں۔ تیرا علم ہر شے پر حاوی ہے اور ہر شے کی حفاظت کی قدرت تجھ میں موجود ہے۔

رَبِّ فَاحْفَظْنَا

پس اے ہمارے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہمیں ضائع ہونے سے بچالے۔ اے ہمارے ربّ

وَانْصُرْنَا

ہر چیز تیری خادم ہے۔ پس تُو ہماری مدد کو آ۔ ہم جانتے ہیں کہ کامیاب وہی ہوتے ہیں۔ جن کی مدد پر تو کھڑا ہوتا ہے۔ اگر تُو ہماری مدد اور نصرت کو نہ آئے گا تو تجھے چھوڑ کر کون ہماری مدد کو آئے گا۔ سب سہارے

کمزور اور شکستہ

ہیں۔ تیرا ہی ایک سہارا ہے۔ جس پر بھروسہ اور توکل کیا جاسکتا ہے پس اے ہمارے محبوب ہم تجھ پر ہی توکل رکھتے ہیں۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس گروہ میں شامل رہیں۔ جن کے متعلق تو نے خود فرمایا۔

وَاِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (سورہ محمد آیت ۸)

اے ہمارے ربّ تیری ہی توفیق سے ہم تیری قائم کردہ حدود کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ اور جو عہد و پیمان ایک مومن کی حیثیّت سے ہم نے تجھ سے باندھے ہیں۔ ان کو نبھاہ سکتے ہیں تیرے احکام کی بجا آوری اور تیری مناہی سے اجتناب تیری توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اے ہمارے رب ہر چیز تیری خادم ہے ہمیں اپنے انصار بننے کی توفیق دے تا تیری نظر میں ہم تیری

مدد اور نصرت کے سزاوار ٹھہریں اور اے ہمارے رب ہماری مدد کو آ کہ تیری مدد یا نصرت پاتے ہیں وہ ناکام اور نامراد نہیں ہوا کرتے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا

اے ہمارے رب فَارْحَمْنَا

اپنی رحمت سے ہمیں نواز

اے ہمارے ربّ ہمیں اپنی اطاعت اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق دے کہ جو تجھ سے یہ توفیق پاتے ہیں وہی تیری نگاہ میں تیری رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں جیساکہ تونے فرمایا ہے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(آلِ عمران آیت ۱۳۳)

اے ہمارے ربّ اپنی صفاتِ عظیم کی اتباع اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کی ہمیں توفیق بخش کہ اتباع قرآن کرنے والے متقی ہی تیری نظر میں تیری رحمت کے مُستحق ٹھہرتے ہیں جیساکہ تُونے فرمایا:۔

فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام آیت ۱۵۶)

اے ہمارے ربّ ہمیں یہ یقین بخش کہ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف آیت ۵۷)

ایمان اور اسلام کے تمام تقاضوں کو ان سب شرائط کے ساتھ پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ

ہر چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے ہماری مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔

اس دعا میں

جس کے مختصر معانی اور مفہوم میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ سچّی توحید اور اللہ تعالےٰ کی ربوبیت تامہ کا اقرار کرتے ہوئے اس کے حضور عاشقانہ خدمت بجالاؤ اور اس عاشقانہ خدمت سے ربوبیتِ تامہ کے حضور جھکو اور التجا کرتے رہو کیونکہ ربوبیت تامہ سے وہی فیض حاصل کرتا ہے جو ربّ کریم کی حفاظت میں آجاتا ہے جسے اس کی عون و نصرت حاصل ہوتی ہے اور جو اس کی رحمت سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالےٰ نے سچّی توحید اور ربوبیتِ تامہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ دُعا کیا کرو کہ اے وہ کہ جو ربوبیت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اور وہی ہے کہ اس کے ارادوں میں کوئی غیر روک نہیں بن سکتا اور اس چیز کو اس نے مسخّر کیا ہوا ہے۔ وہ اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کام پر اللہ ربّ کریم نے اُسے لگایا ہے۔ دُنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو۔ سُورج، چاند اور آسمانوں کے ستارے۔ درخت۔ جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے۔ لعل و جواہر زمرّد۔ یاقوت کوئلے کا پتھر یا چُونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرّے اور ان ذرّوں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی

ہر چیز اللہ تعالےٰ نے مسخّر کی ہوئی ہے

اور وہ اللہ تعالےٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا رب ارادہ کرے۔ اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادم ربّ یہ کسی انسان کو کوئی مضرّت اور کوئی دُکھ اور کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اس کا ارادہ دُکھ پہنچانے یا ایذاء دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہوا اور جیساکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کیلئے مسخّر کیا گیا ہے اور کام پر لگایا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء۔ یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن

بہت سے ایسے بدقسمت انسان بھی ہوتے ہیں

جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالےٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی اس ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے وہ اسے دُکھ پہنچانے لگتی ہے۔ اُسے زندگی اور حیات سے دُور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے اسے خدا تعالےٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اُسے لگا دیتی ہے اور جہنّم کی طرف اس کا منہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دُکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیّتِ تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تیری حفاظت میں نہ آجائیں۔ جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شاملِ حال نہ رہے۔ جب تک کہ تُو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے۔

حفاظت کے معنی ہیں

ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اپنی ربوبیت تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اُسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالےٰ کی اس حفاظت میں نہ آجائے اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے۔ اگر انسان اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں ہو تو منّ و اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں ریا سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریا اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (نماز روزہ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیتِ تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے اور جس وقت اللہ تعالےٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اسی وقت اس کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں تک پہنچے۔

انسان کی حفاظت کیلئے یہ ضروری ہے

کہ اللہ تعالیٰ اس کا ممد و معاون ہو اس لئے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ اے ہمارے ربّ تو ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے (اور یاد رکھو کہ اطاعت ہی میں سب حفاظتیں ہیں) اور تیری حفاظت میں وہی آسکتا ہے جسے تیری مدد اور نصرت مل جائے کیونکہ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ایسے سامان پیدا نہیں ہو سکتے کہ انسان کو تیری حفاظت حاصل ہو اور تیری مدد اور نصرت کوئی انسان اپنے زور سے نہیں لے سکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ تو اسکی طرف رجوع برحمت ہو تو اسے اپنی رحمتوں سے نوازے۔

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا سبق ہمیں دیا اور ربوبیت تامہ کی طرف ہمیں متوجہ کیا اور ہمیں بتایا کہ تمام اشیاء (مخلوقہ) مضرت اسی وقت پہنچاتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا اذن مضرت پہنچانے کا ہو اور تمام نفع مند چیزوں سے انسان صرف اسوقت نفع حاصل کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا بھی یہ منشاء ہو کہ وہ ان سے نفع حاصل کرے۔ اس لئے خدا نے یہ دعا کہو کہ اے ہمارے ربّ مضرتوں سے ہماری حفاظت کر نفع ہمیں پہنچا ہماری نصرت اور مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً سکھائی گئی ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ

یہ اسم اعظم ہے

کیونکہ اس میں ربوبیت تامہ اور سچی توحید کو بیان کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تین بنیادی چیزیں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔

(۱) ایک اس کی حفاظت
(۲) ایک اس کی نصرت
(۳) اور ایک اس کی رحمت

اور جو شخص اپنے رب کی ربوبیت کا عرفان رکھتا ہو اور اپنے خادم اور عاشق ہونے کا احساس رکھتا ہو اس کے دل میں ایک تڑپ اور ایک آگ ہو جو ایک عاشقِ صادق کے دل میں ہوتی ہے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اپنے رب سے تعلق قائم کئے بغیر میری زندگی بے معنی اور لایعنی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری زندگی کا مقصد صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ میرے ساتھ تین حسن سلوک کرے مجھ پر تین احسان کرے ایک تو وہ میری حفاظت کی ذمہ واری لے لے دوسرے وہ ہر وقت میری نصرت اور مدد کے لئے تیار رہے نیز (۳) ہر وقت اپنی رحمتوں سے مجھے نوازتا رہے۔

پس

یہ ایک بڑی کامل دعا ہے

یہ ہمیں سچی توحید سکھاتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کوئی مضرت کوئی دکھ کوئی ایذاء ہمیں پہنچ نہیں سکتی نہ انسانوں کی طرف سے اور نہ اشیائے مخلوقہ کی طرف سے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو اور کوئی نفع ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مرضی نہ ہو اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہے گا وہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے گا۔ اس لئے میں آج اس دعا کا مختصراً مفہوم بیان کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کثرت کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں تا خدا ہر وقت ان کے ساتھ ان کی مدد اور نصرت کے لئے کھڑا رہے اور اس کی رحمت ان کو اس طرح گھیر لے جس طرح نور اس چیز کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرے کہ وہ نور کے ہالہ کے اندر آجائے جس طرح سمندر کی تہ پانی سے بھری ہوئی ہے اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو ڈھانپ لے اور اس کی نصرت اسے مل جائے اور وہ اس کی حفاظت میں آجائے تو نہ کوئی چیز اسے مضرت پہنچا سکتی ہے اور نہ کوئی چیز دکھ دے سکتی ہے۔ نہ کوئی انسان اسے ایذاء دے سکتا ہے اور نہ اس کی مخلوقات میں کوئی مخلوق اس کو دکھ دے سکتی ہے صرف اس صورت میں انسان اس کی بنائی ہوئی اشیاء سے اور اس کی مخلوقات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور آرام پا سکتا ہے اور صرف اسی صورت میں اس کی ربوبیت کامل اور مکمل طور پر اسے حاصل ہو سکتی ہے اور وہ وہ بن سکتا ہے جو خدا اسے بنانا چاہتا ہے یا جس کی استعداد اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا کے صحیح مفہوم کے سمجھنے اور اسے التزام کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ

اس دعا کے پڑھنے کے بعد

وہ نتیجہ نکلے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خلوص نیت کے ساتھ اس دعا کو پڑھنے والے کے حق میں نکلتا ہے یعنی ہر آفت سماوی اور ارضی سے محفوظ ہو جائیں اور شیطان کے سب حملے جو ہم پر کئے جائیں وہ ناکام ہو جائیں اور انسان بھی ہمارے فائدہ کے لئے کام کرنے والے ہوں اور دوسری مخلوق بھی ہمارے فائدہ کے لئے مسخر نظر آئیں۔ اللّٰھم آمین۔

درخواست دُعا

جماعت احمدیہ چیچڑ سے مکرم اقبال احمد صاحب بھٹی تحریک جدید میں ایک ہزار روپیہ وعدہ کر کے معاونین خاص میں شامل ہو گئے ہیں۔ موصوف نے وعدہ کے ساتھ ادائیگی بھی فرما دی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں ـــــ اللہ تعالیٰ موصوف کے کاروبار میں برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ـــ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصہ لیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

تقویٰ کے تقاضے

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔

یہ کلمات طیبات جن کو میں نے ابھی پڑھا ہے قرآن شریف کی آیتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کا کامل کلام ہے ان پاک آیتوں میں یہ تاکید ہوئی ہے کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ ... الی الآیۃ۔ تم گو مومن کہلاتے ہو اور تم اس بات کو جانتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا وہ پاک ہے پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں نہیں نہیں۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔

اللہ تعالیٰ کے متقی بنو

متقی کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں۔

اوّلاً ہر ایک کام جب کرو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دشمن ہیں۔ دوستی میں عداوتیں اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجاوے وہ کونسا وقت ہوگا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے۔ اور اس وقت مال باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست یار کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان مال۔ دولت غرض کوئی چیز نہ ہوگی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہوگا خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو۔ اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔ جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر چنا یا جو بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہوگا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دنیا اچھا اٹھاتی ہے پس یہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکر فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت دوستوں کی دوستی۔ کنبہ۔ گھر۔ پردیس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کر لو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جب اعمال بھی نیک ہوں گے۔

ثانیاً

متقی کے لئے ضروری ہے

کہ اس کا ایمان سچا ہو اور اس کے عقائد نیک عقائد ہوں۔ اور پھر اس پر اعمال بھی نیک ہوں ایمان کے اصول صاف ہوں قدوس اور پاک خدا۔ قدوسیت چاہتا ہے ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھ ملے اور تعلق پیدا کرے۔ پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے۔ کب پسند کر سکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اس سے تعلق رکھ سکیں۔ پس اگر خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو میں پھر کہتا ہوں سوچو اور غور کرو کہ تقویٰ کے سوا فائدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے صاف صاف لفظوں میں اس بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہی نیکی نہیں بلکہ سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے تمام رحمتوں، بزرگیوں اور سچائیوں کا سرچشمہ ہے اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔

خدا تعالیٰ کی صفت ہے

اور بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی۔ نیکی اور سلوک کرنے میں مسلم غیر مسلم کی قید اٹھا دو۔ اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ

نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

یعنی جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں چالاکیوں ناعاقبت اندیشیوں غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں

متقی کی یہ شان ہوتی ہے

کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو لیکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جائے۔ اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہیئے جو زندگی، موت، کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے

اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔

کہ دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں! وہ فاسق۔ فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں ان میں شفقت علی خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

یاد رکھو! کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ قدوس کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں نہیں وہ دنیا میں۔ قبر میں۔ حشر میں۔ جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں وہ ان لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں اور ہرگز نہیں وہ لوگ جو سچے راست باز اور متقی ہیں اور ہمیشہ سکھ پاتے ہیں یہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں۔

میں پھر آخر میں کہتا ہوں

کہ کامل ایمان کے بدوں انسان اس درجہ پر نہیں پہنچتا۔ کامل ایمان یہی ہے کہ اسمائے الٰہی پر ایمان لاؤ کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ ایک ناپاک اور گندے کو ایک پاک اور مومن سے ملا دے اور گندے کو عزت دیوے۔ پھر کامل ایمان میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وسائط پر ایمان لاؤ۔ یعنی ملائکہ پر۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاؤ۔ وفاداری عسر و یسر میں قدم آگے ہی بڑھاؤ۔ اور جزا سزا پر ایمان لاؤ۔ نمازوں کو مضبوط کرو اور زکوٰتیں دو۔ غرض یہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی کہلاتے ہیں خدا تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق دے کہ ہم متقی بن جاویں۔ یاد رکھو کہ دنیا میں وہی تعلق ہو جو خدا چاہتا ہے۔ آخر جیت راستباز ہی کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مخفی در مخفی حالات کا واقف ہے۔ ہمیشہ اس کے پاک قانون کے متبع ہو۔ اور ہر حالت میں رضائے الٰہی کے طالب رہو اور اس پاک چشمہ سے دور نہ رہو۔ آمین۔

(الحکم قادیان جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۸۹ء)

"متقی خدا کے ولی ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ ہی اکرام کا باعث ہے کوئی خواہ کتنا ہی لکھا پڑھا ہوا ہو وہ اس کی عزت و تکریم کا باعث نہیں۔ اگر متقی نہ ہو۔ لیکن اگر ادنیٰ درجہ کا آدمی بالکل اُمّی ہو مگر متقی ہو تو وہ معزز ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۶۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلہائے رنگا رنگ

(مرتبہ: شیخ خورشید احمد)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ

رقم فرمودہ:۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ بہت آرام اور آہستگی سے کلام کرتے تھے اور آپ کے کلام میں جوش نہ ہوتا تھا۔ بلکہ بہت سہولت ہوتی تھی۔ لیکن آپ کی یہ بھی عادت تھی کہ جہاں خدا تعالیٰ کا ذکر آتا آپ کو جوش آجاتا تھا۔ اور آپ کی عبادت میں ایک خاص شان پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ احادیث کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے آتے ہی آپ کو جوش آجاتا تھا اور آپ کے لفظ لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عشق الٰہی کا دریا آپ کے اندر لہریں مار رہا ہے۔ آپ کے کلام کو پڑھ کر محبت کی یہ لپٹیں اٹھتیں کہ پڑھنے والے کا دماغ معطر ہو جاتا۔ اللہ اللہ آپ صحابہ میں بیٹھ کر کس پیار سے باتیں کرتے ہیں۔ ان کی دلجوئی کرتے ہیں۔ ان کی شکایات کو سنتے ہیں۔ بچہ صحابہ ہی کا کیا ذکر ہے کافر و مومن آپ کی ہمدردی سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور ہر ایک تکلیف میں آپ مہربان باپ اور محبت کرنے والی ماں سے زیادہ ہمدرد و مہربان ثابت ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جہاں اس کا اور غیر کا مقابلہ ہو جائے۔ آپ بے اختیار ہو جاتے ہیں۔ محبت ایسا جوش مارتی ہے کہ رنگ ہی اور ہو جاتا ہے۔ سننے والے کا دل ایک ایسی وابستگی پاتا ہے کہ آپ ہی کا ہم رنگ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وہ عظمت بیان کرتے ہیں کہ دل بے اختیار اس پر قربان ہونا چاہتا ہے۔ وہ ہیبت بیان کرتے ہیں کہ بدن کانپ اٹھتا ہے۔ وہ جلال بیان کرتے ہیں کہ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا خوف دلاتے ہیں کہ مومن انسان کا دل تو خوف کے مارے پگھل ہی جاتا ہے۔ پھر ایسی شفقت و محبت کا بیان کرتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے دل جڑ جاتے ہیں اور گری ہوئی ہمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اللہ اللہ آپ کے عام کلام کا مقابلہ اگر اس کلام سے کریں کہ جس میں بندوں کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ تو زمین و آسمان کا فرق معلوم دیتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کا ذکر آتے ہی آپ کا رواں رواں اس کی طرف جھک جاتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کے احسانات کو یاد کرنے لگتا ہے اور زبان ان کی ترجمان ہوتی ہے

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ فرماتے تھے:۔

(ترجمہ) حلال بھی بیان ہو چکا ہے اور حرام بھی بیان ہو چکا اور ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ متشابہ ہیں انہیں اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو کوئی شبہات سے بچے اس نے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہات میں پڑ گیا اس کی مثال ایک چرواہے کی ہے جو بادشاہ کی رکھ کے اردگرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے قریب ہے کہ اپنے جانوروں کو اندر ڈال دے۔ خبردار ہر ایک بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے خبردار اللہ تعالیٰ کی رکھ اس کی زمین میں اسکے محارم ہیں خبردار جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سب جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار اور وہ گوشت کا ٹکڑا قلب ہے۔

اس عبارت کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک دریا امڈ رہا تھا۔ آپ دیکھتے تھے کہ ایک دنیا اس پاک ہستی کے احکام کو توڑ رہی ہے اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے محترز ہے۔ لوگ اپنے نفس کے احکام کو مانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے ارشادات کی تعمیل نہیں کرتے۔ پھر آپ کو خدا تعالیٰ سے جو محبت تھی اس کی رو سے آپ کب برداشت کر سکتے تھے کہ لوگ اس پیارے رب کو چھوڑ دیں۔ ان خیالات نے آپ پر یہ اثر کیا کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی عظمت کا ذکر کرتے اور لوگوں کو بتاتے کہ دنیاوی بادشاہوں کی اطاعت کے بغیر انسان سکھ نہیں پا سکتا تو پھر اس قادر مطلق کی نافرمانی پر کب سکھ پا سکتا ہے جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے

میں جب مذکورہ بالا حدیث کو پڑھتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ آپ کس جوش کے ساتھ خدا کو یاد کرتے ہیں۔ بناوٹ سے یہ کلام نہیں نکل سکتا۔ اس خالص محبت کا ہی نتیجہ تھا جو آپ خدا سے رکھتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر پر آپ کو اس قدر جوش آجاتا کہ آپ چاہتے کہ کسی طرح لوگ ان نافرمانیوں کو چھوڑ دیں اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں لگ جائیں۔ اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو حیرت تھی کہ لوگ کیوں اس طرح دلیری سے ایسے کام کر لیتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہو۔

جس کام میں کسی حاکم کی ناراضگی کا خیال ہو۔ لوگ اس کے کرنے سے بچتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی خوف نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ اس کی ناراضگی سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ لیکن رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہی اصل ناراضگی ہے۔ اور انسان کو چاہیئے کہ نہ صرف گناہوں سے بچے۔ بلکہ ان کاموں سے بھی بچے کہ جن کے کرنے میں شک ہو کہ یہ جائز ہیں یا ناجائز۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ان کاموں کے کرنے پر ہلاک ہو جائے اور وہ اسے خدا تعالیٰ کے رحم کے استحقاق سے محروم کر دیں۔

خدا تعالیٰ کے نام پر یہ جوش اور اس قدر اظہار خوف، محبت ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے دل میں محبت الٰہی اس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی کہ ہر ایک انسان کی طاقت ہی نہیں کہ اس کا اندازہ بھی کر سکے۔

جنگ کو روکنے کی اسلامی تدابیر

مکہ کی فتح کے بعد جب عرب اسلام کے زیر نگیں آگیا تو ضابطہ جنگ کی تکمیل کے لئے ضروری ہوا کہ ایسا قانون بنایا جائے جو امن عامہ کے لئے ضمانت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔

(الحجرات رکوع ۱ پارہ ۲۶)

ترجمہ:۔ اگر مومنوں میں سے دو گروہ آپس میں جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ تو سب مل کر دونوں کے درمیان صلح کرا دو۔ پھر اگر دونوں میں سے کوئی دوسرے کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرے تو تم سب مل کر اس زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ احکام شریعت کی طرف لوٹ آئے اور نظام اسلام کی پابندی پر تیار ہو جائے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو۔ مگر یاد رہے کہ صلح میں عدل و انصاف سے کام لیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اس میں جنگ روکنے کی یہ تدبیر بتائی گئی کہ:۔

۱۔ دو متخاصم گروہوں میں صلح کرا دو تاکہ فتنہ پیدا ہی نہ ہو۔

۲۔ اگر فتنہ پیدا ہو جائے اور ایک فریق تمہاری بات نہ مانتا ہو یا صلح کر کے پھر فساد پر آمادہ ہو تو تم سب مل کر اس سے لڑو اور ظاہر ہے کہ جب ظالم کے خلاف تمام باقی گروہ متحدہ طور پر جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو کبھی اسے جنگ کرنے کی جرأت نہیں ہوگی

۳۔ اگر ایسے باوجود وہ مقابلہ کرے تو اس وقت تک اس سے لڑو کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ احکام کو تسلیم کرے اور اگر وہ ایسا کرے۔

۴۔ تو پھر دونوں فریق کے درمیان مابہ النزاع بات کے متعلق عدل و انصاف سے فیصلہ کر دو کسی ایک پر سختی پھر بھی واجب نہیں۔ یہ نہیں کہ پھر سارے اس سرکش قبیلہ سے تاوان جنگ کا مطالبہ کرو۔ یا اس کے املاک جنگ میں سے خود کچھ دبانے کی کوشش کرو۔ کیونکہ ایسا فعل انصاف کے خلاف ہے۔

کیا اگر دنیا میں کوئی بین الاقوامی مجلس اس اصول پر بنائی جائے تو دنیا کا امن خطرہ میں پڑ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یورپی اقوام نے اقوام متحدہ کی تنظیم قائم کی ہے مگر افسوس ہے کہ اس کی تشکیل میں اوپر کے بتائے ہوئے مندرجہ بالا اصولوں کو مدنظر نہیں رکھا یہی وجہ ہے کہ وہ مختلف ممالک کے درمیان پائیدار امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی اور خود اس تنظیم کو قائم کرنے والی طاقتیں بھی دنیا میں جنگ و فساد اور دہشت و ہیبت کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ کفارہ اور بائیبل

کفارہ عیسائیوں کا ایک بنیادی عقیدہ ہے اس کے لفظی معنے ڈھانکنے اور چھپانے کے ہیں اور اب اصطلاح میں اس مفہوم کو ادا کرتا ہے کہ یسوع مسیح نے صلیب پر جان دے کر تمام بنی آدم کے گناہوں کو چھپا لیا ہے اور ان کے لئے نجات کی راہ کھول دی ہے۔

عیسائیوں کے نزدیک تمام بنی آدم گنہ گار ہیں اور آدم نے جو گناہ کیا تھا اور جس کی پاداش میں اسے جنت سے نکال دیا گیا تھا وراثتاً وہ ہر شخص کی فطرت میں چلا آرہا ہے جس کی وجہ سے ہر شخص گناہ آلود اور گنہ گار ہے اور چونکہ عیسائیوں کے نزدیک نیک اعمال بھی انسان کی نجات کا موجب نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالےٰ اگر گنہ گار بندے کو اس کی توبہ اور استغفار پر معاف کر دے تو اس کا یہ رحم اس کے عدل کے خلاف ہے اور دوسری طرف بندے کی نجات کا ہونا بھی بہرحال ضروری ہے۔ اس لئے اس کا فقط یہی ذریعہ ہے کہ کوئی پاک اور بے عیب اور معصوم نجات دہندہ اپنی جان کی قربانی دے کر سارے جہان کے گناہوں کی تلافی کر دے چنانچہ اسی مقصد کے لئے یسوع مسیح نے صلیب پر چڑھ کر اپنی جان کی قربانی دی اور یوں سارے اگلے اور پچھلے انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہوا۔

اسی مسئلہ کے اثبات کے لئے ......

بعض عیسائی صاحبان یہ کہا کرتے ہیں کہ مسلمان اور مسیحی اس پر متفق ہیں کہ "تمام بنی آدم گنہ گار ہیں" حالانکہ خود بائیبل اس کے خلاف ہے اور وہ کئی ایسے لوگوں کی مثالیں پیش کرتی ہے جو مسیح کے کفارہ سے بہت پہلے گزر چکے ہیں۔ اور وہ گناہ سے محفوظ تھے بلکہ بائیبل کے الفاظ میں نہایت معصوم راستباز اور خدا کے ساتھ ساتھ چلنے والے تھے چنانچہ پیدائش ۵/۲۱ [illegible] میں حنوک کے متعلق ذکر آتا ہے کہ:۔

"حنوک کی ساری عمر تین سو پینسٹھ برس کی ہوئی اور حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا"

پھر نوح کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"نوح اپنے قرنوں میں صادق اور کامل تھا اور نوح خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا" (پیدائش ۶/۹)

پھر ایوب کے بارے میں آتا ہے کہ:۔

"عوض کی سرزمین میں ایوب نامی ایک شخص تھا اور وہ شخص کامل اور صادق تھا اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا تھا" (ایوب ۱/۱)

پھر یوحنا جس نے یسوع مسیح کو گناہوں سے پاک کر کے بپتسمہ دیا تھا اس کے متعلق پیشگوئی کے طور پر یہ الفاظ تھے کہ:۔

"بہت سے لوگ اس کی پیدائش کے سبب خوش ہوں گے کیونکہ وہ خدا کے حضور میں بزرگ ہوگا اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پئے گا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائے گا"

اور پھر خود یوحنا کے والد اور والدہ کے متعلق انجیل بہ بانگ بلند اس امر کا اعتراف کرتی ہے کہ

"وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں پر بے عیب چلنے والے تھے" (لوقا ۱/۶-۵)

یہ تمام مثالیں اس امر کے ثابت کرنے کے لئے یقیناً کافی ہیں کہ تمام بنی آدم گنہ گار نہیں تھے اگر ایسا ہی تھا تو یقیناً بائیبل انہیں خدا تعالےٰ کے تمام حکموں اور قانونوں پر بے عیب چلنے والے نہ ٹھہراتی۔ نیز وہ راستباز اور صادق اور کامل نہ ہوتے۔ پس جب یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر انسان گنہ گار ہی ہو بلکہ مسیح سے پہلے بھی راستباز نیک اور گناہ سے پاک لوگ گزرے ہیں تو ظاہر ہے کہ مسئلہ کفارہ کو پیش کرنے کی پہلی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے اور کفارہ کی ضرورت باطل ہو کر رہ جاتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ عیسائی تعلیم کی رو سے آدم نے جو گناہ کیا تھا عیسائیوں کے نزدیک اس کا اثر آج تک انسان کی نسل میں چلا آرہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اثر نطفہ کے ذریعہ منتقل ہوتا آرہا ہے اور مسیح اسی لئے بن باپ پیدا کئے گئے تھے کہ انہیں گناہ کے اس اثر سے محفوظ رکھنا مقصود تھا لیکن عیسائیوں نے کبھی اس پہلو پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ اگر ان کا یہ فلسفہ درست ہے تو پھر یسوع مسیح سب سے زیادہ گناہ گار ٹھہرتے ہیں اور تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ان کے خمیر میں باقی نسل انسانی کی نسبت گناہ کے اثرات بہرحال زیادہ تھے اس لئے کہ خود عیسائی نظریات کے مطابق اصل گناہ حوا یعنی عورت نے کیا تھا اور مرد محض اس کے بہلاوے میں آکر مجرم بنا تھا۔ گویا اصل گناہ کی مرتکب درحقیقت عورت ہی تھی اور مرد کا اس میں اتنا دخل نہیں تھا۔ لیکن یسوع مسیح کی پیدائش کسی مرد کے توسل کے بغیر تنہا عورت کے پیٹ سے ہوئی گویا گناہ کا جو اصل منبع اور سرچشمہ تھا مسیح سراسر اس میں سے نکلا اور اگر یہ ممکن بھی تھا کہ کسی مرد کی اثرات سے عورت کے گناہ کی شدت گھٹ جاتی اور وہ بجائے ایک کے دو افراد میں تقسیم ہو جاتا تو ایسا بھی نہ ہوا۔ پس اگر محض اسی وجہ سے تمام بنی آدم کو گناہ گار ٹھہرانا مقصود ہے کہ آدم و حوا کا گناہ ان سب میں وراثتاً چلا آرہا ہے تو مسیح جو حوا کی بیٹی سے پیدا ہوا تھا وہ یقیناً سب سے زیادہ بلکہ خالص گناہ کے سرچشمہ سے نکل کر کلیتہً گناہ گار تھا اور اس کے لئے بھی کفارہ کی اسی طرح ضرورت تھی جس طرح آج عیسائی لوگوں کے لئے ثابت کر رہے ہیں۔

عیسائیوں کا یہ فرض کرنا بھی بالکل غلط اور بے حقیقت ہے کہ چونکہ آدم و حوا نے گناہ کیا تھا اس لئے اب ان کی نسل میں بھی گناہ کا سلسلہ بدستور چلا آرہا ہے۔ بائیبل خود اس امر میں ہماری تائید کرتی ہے اور کہتی ہے کہ:۔

"ان دنوں میں یہ پھر نہ کہا جائے گا کہ باپ دادوں نے کچے انگور کھائے اور لڑکوں کے دانت کھٹے ہو گئے کیونکہ ہر ایک اپنی بدکاری کے سبب مرے گا۔ ہر ایک جو کچے انگور کھاتا ہے اسی کے دانت کھٹے ہوں گے" (یرمیاہ ۳۱/۲۹-۳۰)

گویا یہ قطعاً نہیں ہو سکتا کہ باپ کا گناہ بیٹے کے سر تھوپ دیا جائے اور اس کی سزا وہ بھگتتا پھرے۔ اگر آدم و حوا نے گناہ کیا تھا تو خود بائیبل کی تعلیم کی رو سے اس کا اثر صرف انہی تک محدود رہنا چاہیئے تھا کچے انگور آدم و حوا نے کھائے تو ظاہر ہے کہ ان کے بیٹوں کے دانت کیوں کھٹے ہوں اس اعتبار سے عیسائیوں کا یہ مفروضہ بھی بائیبل کی تعلیم بلکہ عقل کے بھی خلاف ٹھہرتا ہے کہ چونکہ آدم نے گناہ کیا تھا اس لئے تمام بنی آدم گنہ گار ہیں۔

قرآن ـ سنت ـ احادیث

امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالےٰ نے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ (۱) قرآن (۲) سنت (۳) حدیث

قرآن مجید سب سے مقدم ہے یہ مسلمانوں کا بنیادی قانون ہے اس کا ہر لفظ خدا کی وحی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ یہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں قیامت تک کوئی کمی و بیشی نہیں ہو سکتی۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے یعنی خدا کے قول کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کر دکھایا مثلاً خدا تعالےٰ کا قول تھا اقیموا الصلوٰۃ یعنی نماز ادا کرو رسول کریم نے عملاً ہمیں بتایا کہ نماز کیسے ادا کرنی ہے اور یہ خدا کا رسول ہی بتلا سکتا تھا کیونکہ اس کا ہر دینی فعل امت کے لئے واجب الاتباع ہے

تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے یعنی اقوال رسول۔ ان کا درجہ قرآن و سنت کے بعد ہے لیکن بہرحال یہ بھی مسلمانوں کی ہدایت کے تین درجوں میں سے ایک ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دین کی تشریح اپنے عمل سے بھی کی لیکن نظریات عقائد اور مفصل مسئلوں کی تشریح اپنے اقوال سے بھی کی۔ حضور نے نصائح فرمائیں۔ صنف نازک کو ہدایات دیں اور کبھی آپ کا روئے سخن مردوں کی طرف تھا۔ اہم خطبات دیئے اور لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ میری باتیں دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ آپ فرماتے ہیں اعطیت بجوامع الکلم لوگو مجھے خدا تعالےٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ میرے کلمات مختصر ہوتے ہیں لیکن ان کے اندر عرفان و حکمت کے وسیع سمندر موجزن ہوتے ہیں۔ پس ان کلمات کو حرز جان بنانا ہر مسلمان کا فرض ہے

اللہ تعالےٰ اپنی پاک کتاب میں فرماتا ہے اور اس کا رسول اعلان کرتا ہے گویا خدا تعالےٰ اعلان کرواتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

کہ اے مسلمانو اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو رسول کی پیروی کرو خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل میں تین چیزیں ہیں قرآن، سنت، اور احادیث۔ قرآن خدا تعالےٰ کی پاک وحی ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور سنت وہ اسوہ حسنہ ہے جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وحی کے موافق قائم کر کے دکھایا قرآن اور سنت یہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کام تھے کہ ان کو پہنچا دیا جائے" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲)

ان تینوں ذرائع میں سے کسی ایک ذریعہ کا انکار ہدایت کے ایک راستہ اور ذریعہ کو بند کرنے کے مترادف ہے اور ایک کا انکار دوسرے پر بھی اثر انداز ہوگا۔ ماموریت زمانہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اور احادیث سے انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جبکہ خدا تعالےٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے وابستہ ہے اور آنجناب کے عملی نمونوں کی دریافت کے لئے جن پر اتباع موقوف ہے حدیث بھی ایک ذریعہ ہے پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے۔" (ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ورق

۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں جب آپ کی عمر تیس یا اکتیس برس کی تھی۔ آپ نے ایک کشف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس کشف سے آپ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق پر روشنی پڑتی ہے اور آپ کے شاندار مستقبل کی نشاندہی ہوتی ہے حضور فرماتے ہیں:-

"اوائل جوانی میں ایک رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں۔ جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضورؐ کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو حضور بہت خوش ہوئے اور آپؐ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپؐ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپؐ کی پُر شفقت و پُر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور مجھے کبھی بھول نہیں سکتی آپؐ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا۔ اور آپؐ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس وقت آپؐ نے مجھے فرمایا۔ اے احمدؑ! تمہارے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔ میں نے عرض کیا۔ حضورؐ! یہ میری ایک تصنیف ہے۔"

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کتاب کا نام میں نے قطبی رکھا ہے . . . .
غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجنابؐ کا ہاتھ لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مردہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرتؐ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھا لی پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو"

"میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی اونچی ہو گئی ہے حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپؐ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں اور میں ذوق اور وجد کے ساتھ آپؐ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور میرے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ و بارک وسلم انک حمیدٌ مجیدٌ۔

میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا

حضور کے والد محترم کی شدید خواہش تھی کہ آپ کا بیٹا صرف قرآن مجید اور دیگر دینی کتب کے مطالعہ میں ہی نہ لگا رہے۔ بلکہ کسی معزز عہدہ پر فائز ہو کر اپنے دنیوی مستقبل کو بھی بہتر بنائے اس کے لئے انہوں نے کئی دفعہ آپ کو ملازمت کی طرف توجہ دلائی مگر ہر دفعہ آپ کے دینی رجحان اور دنیوی کاروبار سے نفرت کو دیکھ کر رُک جاتے تھے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ضلع گورداسپور میں ایک ایسا انگریز افسر آیا جو آپ کے والد صاحب کا پہلے سے متعارف تھا۔ انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر موضع کاہلواں کے ایک سکھ کو کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کا منشا ہو تو کسی اچھے عہدے پر نوکر کرادوں" جھنڈا سنگھ کا بیان ہے کہ

"مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا کے اور جواب دیا "میں نے تو جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں" بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا "ہاں ہو گیا ہوں" اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا "اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر"

ذہن رسا رکھنے والا والد اپنے نیک بخت لڑکے کے اشاروں کو خوب سمجھتا تھا۔ جب اس نے کہا کہ مجھے کسی دنیوی نوکری کی ضرورت نہیں میں حضرت احدیت کے حضور نوکر ہو گیا ہوں تو آپ کے والد محترم فوراً سمجھ گئے اور فرمایا کہ اگر واقعی نوکر ہو تو پھر خیر ہے لیکن یہ ایک وقتی جذبہ تھا جس کے ماتحت آپ کے والد صاحب خاموش ہو گئے ورنہ ان کے دل کی اندرونی آواز یہی تھی کہ خاندان کی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کسی نہ کسی جگہ ملازمت کر کے دنیوی وقار حاصل کریں۔ چنانچہ بعض مقامات پر آپ ملازمت کے لئے بھجوائے بھی گئے مگر آپ کا دل کہیں بھی نہ لگا۔ اس آئندہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے سپرد جو عظیم الشان کام کیا جانے والا تھا اس کے سلسلہ میں آپ کو بہت سے تجربات حاصل ہو گئے۔

حفاظت الٰہی کا معجزانہ واقعہ

۱۸۶۴ء کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کچھ عرصہ سیالکوٹ قیام فرما رہے۔ سب سے پہلے آپ کو محلہ جھنڈانوالہ میں ایک چوبارے میں رہنا پڑا۔ اس چوبارے میں آپ کو ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ آپ خود تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک رات میں ایک مکان کی دوسری منزل پر سویا ہوا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ یا سولہ آدمی اور بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر سے ٹک ٹک کی آواز آئی۔ میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے انہوں نے کہا کہ کوئی چوہا ہوگا خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی آواز آئی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا۔ اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور سب بچ گئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم برادرم عبد الباسط صاحب کراچی ڈرگ کالونی بہت بیمار ہیں۔ ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہیں۔ بیماری تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(عبد الرشید محرر دفتر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

۲۔ خاکسار آنکھ کے اپریشن کے لئے اوکاڑہ جا رہا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے

(روشن دین زرگر گولبازار ربوہ)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ کہ سائنس بلاک کی عمارت قریباً پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسکے لئے پچھتر ہزار روپیہ جمع کرنا احمدی مستورات کے ذمہ لگایا تھا۔ قریباً چار سال کا عرصہ اس تحریک پر گذر رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ ساڑھے باسٹھ ہزار روپے تعمیر کے سلسلہ میں ادا کر چکی ہے لیکن ابھی تک بہنوں کی طرف سے صرف -/۴۳۰۰۰ ہزار چندہ وصول ہوا ہے یہ رقم اتنی بڑی نہ تھی کہ جس کے جمع کرنے کے لئے اتنا لمبا عرصہ درکار ہوتا۔ وہ بہنیں جو کئی کئی لاکھ مساجد کے لئے جمع کر چکی ہیں ان کے لئے یہ کوئی اہم کام نہ تھا۔ اب بھی وقت ہے کہ آپ تین سو روپے دیکر اس عمارت کی تعمیر میں حصہ لیں اور ہمیشہ کے لئے ان طالبات کی دعاؤں کی مستحق ہوں جو اس ادارہ میں تعلیم حاصل کریں گی جامعہ نصرت کا سائنس بلاک ہمیشہ آنے والی نسلوں کو آپ کی قربانی کی یاد دلاتا ہے جو آپ نے اپنی قوم کی بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے کی۔ مزید -/۳۲۰۰۰ ہم نے جمع کرنا ہے۔

اگر ایک سو صاحب استطاعت خواتین بھی تین سو روپے ادا کر دیں تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو جاتی ہے اور غریب اور متوسط الحال خواتین پر اس کا بوجھ نہیں پڑتا۔ ہر لجنہ اماء اللہ اپنی لجنہ کی ممبرات کا جائزہ لے کر ان میں اس کی تحریک کریں۔ میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ آیا ہے۔

۱۔ سیدہ بی بی صاحبہ معرفت چوہدری غلام احمد صاحب ۸۳ چک ڈلہ تنگل ضلع شیخوپورہ ۲۰۰۔۔
۲۔ طیبہ شفاعت از طرف والدہ مرحومہ بیگم چوہدری بشیر احمد مرحوم راولپنڈی ۲۰۰۔۔
۳۔ مسز ضیاء اظہار محمود سی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ۳۰۰۔۔
۴۔ عطیہ محمود فرحت نیویارک امریکہ ۵۰۔۔
۵۔ امۃ الجمیل صاحبہ سیالکوٹ ۱۰۰۔۔

تین سو سے زائد چندہ دینے والی خواتین کی تعداد جن کے نام بلاک پر کندہ کروائے جائیں گے۔ صرف ۵۱ ہے۔ جن میں سے لاہور کی دس۔ لائل پور پانچ شیخوپورہ ۲۔ کراچی ۹ سرگودھا ۵ ربوہ ۸۔ سیالکوٹ ۲ اور راولپنڈی ایک ہے۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ حیدرآباد سندھ۔ ساہیوال۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گوجرانوالہ اور ملتان کی لجنات کو میں خاص طور پر توجہ دلاتی ہوں کہ وہ ایسی بہنوں کو خصوصی تحریک کریں۔ جو تین سو روپے چندہ دیکر اس میں شامل ہو سکتی ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال رواں اور وعدہ جات
ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کیا جائے

سال رواں کے وعدہ جات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اپنے وعدے نہیں بھجوائے اور بعض جماعتوں کے وعدے گذشتہ سال سے کم ہیں۔ پس تمام جماعتوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے وعدے اسم وار فہرستوں میں درج فرما کر جلد از جلد ارسال فرما دیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وعدہ جات کا ٹارگٹ -/۷۹۰۰۰۰ روپے جلد از جلد حاصل کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سالانہ تقرری دیگر عہدیداران کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے۔ اسلئے تمام امراء صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کرا دیا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱۔ ہر مقامی جماعت میں جن کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے اور اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرا دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے۔ تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

۴۔ جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم قضاء ربوہ کے نام بھیجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جا سکتا ہے

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے۔ جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں

۹۔ ۱۰ اپریل سنہ تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کی جا سکے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

وقف جدید کا بجٹ بابت ۱۹۷۱ء بھیجا جا رہا ہے

میزانیہ وقف جدید بابت ۱۳۵۰ھش / ۱۹۷۱ء تیار ہو چکا ہے۔ اور ایسی جماعتیں جن کا وقف جدید کا چندہ -/۵۰۰ روپیہ یا اس سے اوپر ہے۔ انہیں بجٹ کی کاپی ارسال کی جا رہی ہے۔

نمائندگان از راہ کرم اپنے اپنے میزانیہ کی کاپی مجلس مشاورت کے موقعہ پر ضرور ساتھ لے آویں۔ کیونکہ بجٹ کی کاپیاں محدود ہیں۔

(ناظم مال)

قائدین خدام الاحمدیہ چندہ جات کی رقوم جلد مرکز کو ارسال کریں

امید ہے کہ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے ہفتہ وصولی کو کامیاب بنانے کی حتی المقدور کوشش کی ہو گی۔ تمام قائدین سے گذارش ہے کہ ہفتہ کے اختتام پر تمام وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے چائنہ ڈینٹل سروس بالمقابل نور محل لاہور

تفسیر سورۃ یٰس — البشریٰ للیائسین

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

محترم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی تازہ تصنیف سورۃ یٰس کی تفسیر "البشریٰ للیائسین" خاکسار نے از اول تا آخر بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھی۔ اور اس کے مضامین اور محتویات کو اسم بامسمیٰ پایا۔ گزشتہ صدی میں مسلمانوں میں اسلام کی کمزوری اور مسلمانوں کی بے مائیگی کے باعث مجموعی طور پر جو مایوسی اور قنوطیت پیدا ہو گئی تھی۔ سورۃ یٰس میں نہ صرف اس کا ذکر پایا جاتا ہے بلکہ اس مایوسی کے عالم کو دور کرنے کے لئے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جو سکیم آسمانوں پر مرتب کی گئی تھی اس کا بھی تفصیلاً ذکر پایا جاتا ہے۔ لیکن حکم خداوندی لا یمسہ الا المطھرون کے مطابق وہ سکیم جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتی ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بزرگ عالم نے بتوفیق الٰہی ان اسرار پر سے پردہ اٹھا کر نہایت آسان انداز میں مسلمانوں کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کی سکیم کی تفصیلات کو بہت خوبی سے واضح فرمایا ہے۔ اور وہ تمام پیشگوئیاں جن کا ذکر اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جن کی حقیقت سے دنیا ناآشنا تھی ان کی تفصیلات اور ان کے پورا ہونے کا مدلل و مشرح ذکر کر کے قرآن کریم کے کلام خداوندی ہونے پر روشن ثبوت مہیا کیا ہے۔ "البشریٰ للیائسین" کا مطالعہ کرتے ہوئے جہاں تصوف کی اعلیٰ پایہ کی کتاب محسوس ہوتی رہی وہاں علم کلام اور حقائق و اسرار روحانیہ اور معارف عجیبہ سے لبریز تفسیر معلوم ہوئی۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو صحت و برکت کے ساتھ مزید علمی خدمت کی اعلیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات

لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دل پر اترتے ہیں۔ اور معارف اور نکات ان کے مونہہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا ہے۔ اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے ..... جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ اُن کو سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ اُن کا جواب دیتا ہے، جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کے درو دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص ۲۳-۲۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی مجالس انصاراللہ

کیا آپ کے ہاں مجلس انصاراللہ قائم ہے اگر نہیں تو مہربانی فرما کر اس بات کا انتظام فرمائیں کہ آپ کے ہاں مجلس انصاراللہ کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔ اور مجلس کے قیام کے بعد مجلس مرکزیہ کے تعاون سے انصاراللہ کے پروگراموں میں باقاعدگی کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(قائد تجنید انصاراللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تحریک جدید کا مارچ کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے کہ اب تک تمام خریدار صاحبان کو مل گیا ہوگا اگر کسی صاحب کو پرچہ نہ ملا ہو تو مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ پرچہ ارسال کر دیا جائے۔ نیز براہ مہربانی اپنی جلد تجدید فرما دیں۔ (مینیجر ایڈیٹر)

ولادت

مورخہ ۲۵ فروری کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس عاجز کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم میاں جان محمد صاحب ڈلہ کا پوتا اور مکرم چوہدری اختر حسین صاحب آف سانگلہ ہل کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت اور لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔

عبدالرشید نعیم چک ۸۷ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور۔

ضرورت سیلزمین

مغربی پاکستان کے بڑے شہروں میں ہماری ادویات کی سیل کے لئے سیلزمینوں کی ضرورت ہے دیانتدار ذہین اور کم از کم میٹرک پاس نوجوان اپنے کوائف امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔ قابلیت و کارکردگی کے مطابق معقول معاوضہ ہماری پالیسی ہے تجربہ کار دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

الفرقان ماہنامہ ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف سات روپے

(مینیجر)

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دس روپے۔ (مینیجر)

مرغی خانہ

چوزے اور چوزے گر مشینیں

۲۰۰ انڈے سے ۳۰۰۰ انڈے تک ہم سے خریدیں ریٹ یک روزہ چوزے مکس ۵۰ روپے سینکڑہ یک روزہ پٹھیاں ۹۰/- ۳۰۰ روپے سینکڑہ ودھ انڈے والی مشینیں تیل کی ۳۰۰/- بجلی کی ۳۰۰/- بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۴۰۰/-

مینیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ

درخواست دعا

دفتر الفضل کے چوکیدار خواجہ رحمت اللہ صاحب چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ناظر محمد کارکن دفتر الفضل ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۴۸۲ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

ضروری تصحیح

۲۴ فروری ۱۹۷۱ء کے الفضل میں مکرمی محمد اسماعیل صاحب ڈار مسل نمبر ۲۰۳۰۳ (بین بازار گنج مغل پورہ) لاہور کی وصیت شائع ہوئی ہے اس میں محمد اسماعیل ڈار کی بجائے ڈرائیور لکھا گیا ہے اور ایک گواہ کا نام محمود احمد ہے جس کو محمد احمد شائع کیا گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ کتب کا

مکمل سیٹ ۲۳ جلدوں میں

ھدیہ ۲۲۰ روپے علاوہ محصولڈاک

جلد دوم تاہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ فون ۸۱

گولبازار ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے

بہترین سرمہ

جو متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ

آنکھوں کی ہشیلی امراض، خارش پانی بہنا، موتیا بند۔ ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی ۔ ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار ربوہ فون ۳۵

مجلس مشاورت

کے موقع پر نمائندگان مشاورت ہماری مطبوعات خرید کر اعانت فرمائیں۔ جزاکم اللہ - درثمین اردو مجلد ۲/- کلام محمود مجلد ۳/- دعا میں سیٹ مجلد ۲/۵۰ - احمدی جنتری ۱۹۷۱ء ۵۰ پیسے علم طب مسیح موعود قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ

یامین بکڈپو۔ گول بازار۔ ربوہ

سب سے سستی "دوائے اپھارہ"

حیوانات کے خطرناک مرض اپھارہ کو دوائے اپھارہ کا ایک پیکٹ فوراً دور کر دیتا ہے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں قیمت واپس کرنے کی گارنٹی قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے درجن ۵/۵۰ گرس ظفر میڈیسن کمپنی ۱۹-۹ H قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ۔ لاہور

سٹاکسٹ الکیمسٹس گولبازار۔ ربوہ

لیکوریا

کا آرام نہ آئے تو قیمت واپس طلب کریں قیمت مع محصولڈاک ۳۱/- روپے

ردمہ ہسپتال بازار کمہار ال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

حیوانات کی جملہ بیماریوں کی مجرب ادویات

ادویات کا کتابچہ جوابی لفافہ آنے پر مفت۔

منیجر ۲ H مجاہد میڈیسن کمپنی چک جھمرہ ضلع گوجرانوالہ

احباب کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

ربوہ کی مقدس بستی میں آپ کی خدمت کے لئے

رائل ایکسپریس ٹریول سروس کے نئے منیجر حمید احمد صاحب ناصر مقرر کئے گئے ہیں

احباب ان سے تعاون فرمائیں آپ کو دنیا کے کسی ملک کا فضائی ٹکٹ درکار ہو یا پاسپورٹ ویزا کی منظوری کی مشکلات در پیش ہوں۔ تو ہماری خدمات حاضر ہیں۔

شہزادہ قمر الدین مبشر۔ رائل ایکسپریس ٹریول سروس۔ گولبازار ربوہ

امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کا سالِ رواں کا پہلا امتحان ۲۱ مارچ ۱۹۷۱ء کو ہو رہا ہے۔ لجنات کو پرچے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی لجنہ میں پرچے نہ پہنچیں تو دفتر لجنہ مرکزیہ کو مطلع کر دیں تاکہ تعداد کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بہنیں اس امتحان میں شمولیت کریں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دار القضاء

محترمہ سیدہ طاہرہ نواز ساکن ۹/ ۸۹۷ دستگیر کالونی کراچی ۳۸ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سید محمد نواز صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کے نام قطعہ ۱۶/۲۱ رقبہ ایک کنال اراضی واقع محلہ دار النصر ربوہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں:۔

(۱) سید احمد نواز (۲) سید زبیر نواز پسران۔ (۳) سیدہ عطیہ نواز

(۴) سیدہ مریم نواز دختران مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا اب میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

یعنی سید محمد نواز کی جگہ ان کا نام درج کیا جائے اور انہیں مرحوم کا حقیقی وارث مقرر کیا جاوے۔ لہذا بذریعہ اخبار الفضل ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان کے وارث مقرر کئے جانے پر کوئی عذر یا اعتراض ہو وہ تیس یوم تک اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء)

انتظامیہ

چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

۱	صدر	مکرم عبد الرشید صاحب غنی
۲	نائب صدر	" حمید احمد صاحب خالد
۳	سیکرٹری	محمد اعظم اکسیر
۴	منتظم میدان عمل	مکرم عبد الرزاق و محمد عبد الانور صاحبان
۵	" طعام	" محمد اسلم صاحب صابر
۶	" رہائش و استقبال	" ملک محمد اعظم صاحب
۷	" پراپیگنڈہ	" شیخ عبد الخالق صاحب
۸	" نظم و ضبط	" مبارک مصلح الدین احمد صاحب
۹	" فروخت ٹکٹ	" منیر الدین صاحب شمس
۱۰	" گیٹ و چیکنگ ٹکٹ	" خالد سعید صاحب فائل پور
۱۱	" طبی امداد	" ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی
۱۲	" لاؤڈ سپیکر	" صفی الرحمن صاحب خورشید
۱۳	" اشاعت	" محمد شفیق قیصر و عرفان احمد خان صاحبان

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد، نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۶ر امان تا ۱۲ر امان ۱۳۵۰ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ ۴ر امان کو حضور کا ایکسرے پھر لیا گیا تھا۔ یہ ایکسرے طبی مشورہ کی غرض سے لاہور اور راولپنڈی بھجوایا گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے دیکھ کر یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کے جو ٹکڑے دب گئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو گئے ہیں۔ تاہم ان کی رائے میں ابھی چار ہفتہ مزید کچھ احتیاط ضروری ہے تاکہ ہڈیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر پختہ ہو جائیں۔ احباب حضور کی کامل شفایابی کے لئے بہت سوز اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۵ر امان کو ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے "تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ" کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ شریعت کا خلاصہ دو باتیں ہی ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری اطاعت کی جائے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کل مخلوق کے ساتھ شفقت کا سلوک روا رکھا جائے۔ تعظیم لامر اللہ کے لئے حقیقی توحید پر قائم ہونا ضروری ہے یعنی یہ کہ دل ماسوا اللہ کے خیالات سے یکسر خالی ہو جائے۔ اس کا سرتاسر اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی عظمت اور اس کی خشیت سے معمور ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح شفقت علی خلق اللہ کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کا مظہر نہ بنے۔ آپ نے فرمایا انسانوں کے دلوں پر فتح پانے اور انہیں جیتنے کے لئے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ پر پورے تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ آپ نے اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُر معارف تحریرات پیش کر کے احباب کو ان اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی تلقین فرمائی۔

۳۔ کماسی (بذریعہ کیبل گرام) الحمد للہ ثم الحمد للہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاری فرمودہ نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت گھانا میں دوسرے ہسپتال کا قیام بھی عمل میں آگیا ہے۔ اور اس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ یہ شہر کماسی شہر سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر "اسکورے" مقام پر ایک شاندار عمارت میں کھولا گیا ہے اور بیس بستروں پر مشتمل ہے پچھلے دنوں ہسپتال کی افتتاحی تقریب وہاں کے روایتی طریق کے مطابق بہت پُرشکوہ طریق پر عمل میں آئی۔ جس میں سٹیٹس کے پیراماؤنٹ چیفس پورے خدم و حشم اور شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ شریک ہوئے علاوہ ازیں چار ہزار افراد نے جن میں پارلیمنٹ کے ممبران اعلیٰ حکام اور دیگر معززین بھی شامل تھے اس میں شریک ہو کر ہسپتال کے قیام پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔ اور سٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف نے جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور ملکی ترقی و خوشحالی کی ضامن گرانقدر خدمات پر بہت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

اس موقع پر سٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں، تعمیر و ترقی اور خوشحالی کی ضامن گرانقدر خدمات کو بہت سراہا اور شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے بھی اس موقع پر حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں کا ایک اہم حصہ سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام ہے جہاں جماعت گھانا میں متعدد سکول کامیابی سے چلا رہی ہے وہاں اب اس نے ہسپتال کھولنے کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے چنانچہ ملک میں جماعت کی طرف سے قائم کیا جانے والا یہ دوسرا ہسپتال ہے جس کے افتتاح کے لئے آج ہم یہاں جمع ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یورپ کو طب کا علم سکھانے والے مسلمان ہی تھے۔ اہل یورپ نے علم طب مسلمانوں سے اس وقت سیکھا اور حاصل کیا جب مسلمان اسپین میں حکمران تھے اور وہاں اسلام غالب تھا۔ احمدیت نے مسلمانوں کے اس گمشدہ ورثہ کو بحال کرنے کا تہیہ کیا اور انشاء اللہ وہ اس میں کامیاب ہوگی۔

آخر میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے باقاعدہ فیتہ کاٹ کر ہسپتال کا افتتاح کیا۔

۴۔ نامور پاکستانی سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام کو روس کی اکیڈیمی آف سائنسز نے اپنا غیر ملکی رکن منتخب کیا ہے موصوف کو اس سے پہلے کئی دوسرے ملکوں کے سائنسی اداروں کی رکنیت کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ نظری طبعیات کے بین الاقوامی ادارہ (ٹریسٹ اٹلی) کے صدر رہ چکے ہیں۔ امپریل کالج لندن سے ان کی وابستگی خاصی دیرینہ ہے وہ اس شہرۂ آفاق درسگاہ میں نظری طبعیات کے پروفیسر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے آئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام پہلے ایشیائی اور دولت مشترکہ کے کسی ملک کے پہلے اور واحد سائنسدان ہیں جنہیں برطانیہ کی کسی یونیورسٹی میں سائنس فیکلٹی کا صدر مقرر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ پروفیسر رادھا کرشن (سابق صدر ہند) کو ایک زمانہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں یہ اعزاز حاصل ہوا تھا۔ لیکن وہ ہندوستانی فلسفے کے شعبہ کے صدر تھے۔

۵۔ مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت تیسرے ڈاکٹر صاحب مع اہل و عیال غانا کے دارالحکومت اکرا پہنچ گئے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت وہاں دو ڈاکٹر صاحبان پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کے پہنچنے کے بعد دو مختلف علاقوں میں دو میڈیکل سنٹروں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

۶۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ایک اہم تصنیف کے سلسلہ میں چھ ماہ کے لئے فارغ کئے گئے ہیں حضور نے اس عرصہ میں خاکسار کو علاوہ دیگر مفوضہ فرائض کے "قائم مقام ناظم ارشاد" بھی مقرر فرمایا ہے۔ احباب نظامت ارشاد سے متعلقہ خط و کتابت محض "ناظم ارشاد وقف جدید" کے پتہ پر فرمایا کریں۔ کسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ (ابوالعطاء جالندھری۔ قائم مقام ناظم ارشاد وقف جدید)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمتگذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔" (اشتہار تبلیغ رسالت)

کیا آپ چندہ عام/حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ سو فیصد ادا فرما چکے ہیں!

(ناظر بیت المال آمد)

ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور کا تقرر

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب کا انتخاب بطور ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور منظور فرمایا ہے یہ منظوری تین سال یعنی ۳۱ر فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۳ء تک کے لئے ہوگی۔ مجالس ضلع لائل پور کو چاہیئے کہ وہ ناظم صاحب ضلع سے پورا پورا تعاون فرماویں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴